OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.9 Issue 10 December 2021

ایجازِ کلام کے نفسیاتی اثرات (کلامِ نبوی ﷺ کے تناظر میں مطالعہ)

PSYCHOLOGICAL IMPACT OF BREVITY OF SPEECH (A DISCUSSION FROM THE PERSPECTIVE OF PROPHETIC TRADITION)

Dr. Shaista Jabeen
Assistant Professor, Govt. Graduate College for Womens Jhang/ Post Doctrate Fellow, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Dr. Shahida Parveen
Associate Professor/Director, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract: Short but effective speaking has power to change history. The right combination of words and gestures can inspire people, spur them into action, and get them to dedicate themselves to a cause. Talking points take just minutes to develop, yet they can prevent hours to lost to unclear and misspoken messages. The Holy Prophet (PBUH) has the attribute of keeping words short and simple to make them effective. The article deals with the psychological benefits of short and effective speaking in the light of the Holy Prophet (PBUH) way of talking.
Key Words: Shorter, Effectiveness, Mental Health, Human Psychology, Urgency.

اسلام دینِ فطرت ہے اور ہر معاملے میں انسان کی فطرت کے مختلف پہلوؤں کو مدّ نظر رکھتا ہے۔ انسانی نفسیات، ذہنی کیفیات، دماغی ترجیحات کو پیش نظر رکھ کر اوامر و نواہی سے متعلق احکامات و ہدایات نافذ کرتا ہے۔ ہر معاملے میں مخلوق کی تیسر و تبشیر کو ملحوظ رکھتا ہے اور لوگوں پر بے جا بوجھ مسلط کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ لوگوں سے گفتگو کے متعلق مختصر، واضح اور بامقصد طرز کلام اختیار کرنے کو پسند کرتا ہے۔ قرآن کریم جو کہ وحی الٰہی اور آسمانی پیغام ہے، اس کی اساس منطق و گفتگو پر ہے۔ قرآن کریم نے گفتگو، بحث و مباحثہ اور مذاکرہ کے مخصوص آداب ذکر کئے ہیں، لوگوں کی ذہنی سطح، حالات، ماحول، علاقائی پس منظر، تہذیب و تمدن ہر امر کو سامنے رکھتے ہوئے گفتگو کے حوالے سے مختلف احکامات بیان فرماتے ہیں۔ سورہ بنی اسرائیل میں بہترین بات کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (1)

"میرے (مومن) بندوں سے کہہ دو کہ وہی بات کہا کریں جو بہترین ہو"۔

اسی سورت میں فرمایا:

فَقُلْلَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا(2)

"اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کر لیا کرو"۔

ان لوگوں کی ستائش فرمائی گئی جو کہ بات کو غور سے سننے والے ہوتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَا لْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَا حْسَنَهٗ(3)

"جو بات کو غور سے سنتے ہیں تو اس میں جو بہترین ہوتی ہے، اس کی پیروی کرتے ہیں"۔

نبی کریم ﷺ کی صفت بتائی کہ وہ لوگوں کے ساتھ نرم گفتگو کرنے والے ہیں۔ فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍمِّنَ اللّٰهِ لِنْتَلَهُمْ ۚ وَلَوْكُنْتَ فَظًّاغَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ(4)

"پھر اللہ کی رحمت سے آپ ان کے لیے نرم ہو گئے، اور اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ بھاگ جاتے"۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ گفتگو میں نرمی اور مقصدیت ہو تو لوگ نہ صرف اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، بلکہ اس کو سمجھ کر عمل کرنے کو بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ الفاظ کے ہیر پھیر اور الجھاؤ کی بجائے صاف اور واضح کلام لوگوں کو جلد اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے گفتگو کی اسی اہمیت کے پیش نظر فرمایا:

اذا أراداللہ بعبد خير اتكلم بخير فغنم أوسكت فسلم (5)

"جب اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ خیر کی بات کرتا ہے پس وہ اس کے لیے غنیمت ہے یا وہ خاموش رہے تو وہ محفوظ ہو جاتا ہے"۔

قرآن کریم نے جہاں گفتگو بامقصد، موثر اور لوگوں کو جلد سمجھ میں آنے والی نرم زبانی کی تاکید فرمائی، وہیں تیز تیز اور بے مقصد بولنے کو منافقین کی علامت قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے:

سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ(6)

"وہ تمہارے سامنے مال کی حرص میں تیز تیز زبانیں چلاتے ہیں"۔

ضرورت واہمیت

اللہ رب العزت نے نبی آخر الزمان ﷺ کو بہت سے تخصصات و امتیازات سے نوازا ہے، جن میں سے ہر ایک تخصص آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کو واضح کرتا ہے اور پڑھنے اور سُننے والوں کے دل و دماغ میں آپ ﷺ کے محبوب خدا ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ صاحبِ کلام ہیں، آپ ﷺ کو چلتا پھرتا قرآن کہا گیا ہے اور بقول ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ ﷺ کا خلق سر تا پا قرآن ہی تو ہے۔(7)

جس طرح قرآن کے حرف حرف میں جامعیت کے چراغ روشن ہیں، حکمت و آگہی کے سمندر ہر سطر میں موجزن ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے کلام میں بھی یہی جوہر رکھا اور علم و دانش کے سمندروں کی روانی اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مطابق حضور اکرم ﷺ کو دیگر انبیاء پر جن چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ان میں سے ایک "جامع الکلم" ہونا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

أُعطيت جوامع الكلم(8)

"میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں"۔

حضور اکرم ﷺ گفتگو میں اختصار فرماتے، جچے تُلے الفاظ کا چناؤ اس سلیقہ سے کرتے کہ ذوقِ سلیم جھوم جھوم اُٹھتا، رعنائی خیال کو وجد آجاتا، آپ ﷺ کے کلام بلاغت نظام کا ایک لفظ بھی زائد معلوم نہ ہوتا، فصاحت و بلاغت کا نور حرف حرف سے عیاں ہوتا اور فرموداتِ مصطفیٰ ﷺ براہ راست دل میں اُتر جاتے۔ آپ ﷺ کے مختصر ترین کلمات معنوی لحاظ سے بڑی وسعت کے حامل ہیں۔ کم سے کم لفظوں میں زیادہ سے زیادہ معانی پیش کرنے میں سرور دو عالم ﷺ اپنی

مثال آپ تھے۔(9)

دورِ جدید میں ہر معاملے میں نت نئی تحقیقات سامنے آ رہی ہیں اور انسان کے لیے سوچ کے نئے در وا کر رہی ہیں۔ ماہرین نفسیات اور سائنسدانوں نے گفتگو، طرزِ گفتگو، الفاظ کا چناؤ، الفاظ کے اثرات کے حوالے سے قابل قدر کام کیا ہے اور بہت دلچسپ نتائج دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ الفاظ بہت پُر اثر ہوتے ہیں، یہ انسان کو بلند بھی کرتے ہیں اور گراتے بھی ہیں، یہ خوشی بھی لاتے ہیں اور آنسو بھی ان ہی کی وجہ سے آتے ہیں۔ الفاظ کسی بھی انسان کو پر جوش اور متحرک بھی کر سکتے ہیں اور حوصلوں کو پست کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ طویل جُملے، لمبی گفتگو افراد پر گہرا اور دیرپا تاثر نہیں چھوڑتی، اس کے برعکس مختصر اور بامعنی الفاظ نہ صرف ذہن کے ایک بڑے حصے کو گھیر لیتے ہیں، بلکہ ان پر عمل کرنے کے لیے بھی انسان خود کو جلدی تیار کر لیتا ہے، گفتگو جتنی مختصر لیکن بامعنی اور بامقصد ہو گی، سُننے والوں کی دماغی اور جسمانی صلاحیتوں کو اُسی قدر فعال کرے گی۔(10)

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

مختصر اور بامقصد گفتگو کے مؤثر ہونے کے حوالے سے جہاں قرآن کریم کی آیات مبارکہ سے راہنمائی ملتی ہے، وہیں احادیثِ مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کا تخصص وامتیاز جوامع الکلم احادیث ہیں، جن میں مختصر کلمات میں جامع مضامین بیان ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ کے تخصصات پر تحریر کردہ کتب سیرت ہوں یا سیرت طیبہ کے عنوان کا احاطہ کرتی تصنیفات ہوں، سب میں مختصر گفتگو کی افادیت کے حوالے سے آپ ﷺ کی جوامع الکلم احادیث پر ابواب باندھے گئے ہیں۔ جیسے

- سید سلیمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، مرکز الحرمین الاسلامی، فیصل آباد، ط۔1، 2016ء
- نعیم صدیقی، محسن انسانیت، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ط۔1، 1998ء
- محمد ہارون معاویہ، خصوصیات مصطفی ﷺ، دار الاشاعت، کراچی، ط۔1، 2007ء
- ڈاکٹر محمد طاہر القادری، خصائص مصطفی ﷺ، منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ط۔1، 2002ء
- حافظ زاہد علی، خصائص النبی ﷺ، راحت پبلشرز، لاہور، ط۔1، 2002ء

آپ ﷺ کی گفتگو کی فصاحت وبلاغت اور تاثیر کے حوالے سے بھی کتب تحریر کی گئی ہیں۔

- شمس بریلوی، سرورِ کونین کی فصاحت، رضا دار الاشاعت، بریلی، ط۔1، 1970ء
- ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، فصاحت نبوی ﷺ، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، س۔ن

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ایک کتاب بعنوان "جامع کلمات نبوی ﷺ" تحریر کی ہے، جو کہ منہاج القرض پبلی کیشنز، لاہور سے 2019ء میں شائع ہوئی ہے، اس میں انہوں نے آپ ﷺ کے مختصر کلمات کی جامعیت اور مقصدیت واضح کی ہے۔ مکتوباتِ نبوی ﷺ کے حوالے سے جو کتب تحریر کی گئیں ہیں، ان میں مکاتیب کی خوبیوں ہیں مختصر اور مؤثر ہونا بھیبیان ہوا ہے۔ "مکتوبات نبوی ﷺ" کے عنوان سے سید محبوب رضوع نے کتاب تحریر کی ہے، جسے یونائیٹڈ آرٹ پرنٹرز، لاہور نے 1985ء میں شائع کیا۔ اس میں مصنف نے آپ ﷺ کے مکتوبات میں مختصر اور پُر اثر الفاظکے حوالے سے اظہار خیال کیا ہے۔ مختصر گفتگو کے سامعین پر اثرات کے حوالے سے انگریزی زبان میں متعدد تحقیقی مقالہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان مقالات سے استفادہ کرتے ہوئے کلام نبوی ﷺ کے اختصار، جامعیت اور اثرات کے حوالے سے یہ مقالہ تحریر کیا جارہا ہے۔

یہ مقالہ بیانیہ اور تقابلی انداز میں تحریر کیا جائے گا۔

اللہ رب العزت نے نبی اکرم ﷺ کو مختصر کلام کا جو امتیاز عطا کیا، اس کے پسِ منظر میں انسانی نفسیات اور ذہن کی مخصوص صلاحیت کارفرما تھی، جو کہ کم اور واضح الفاظ کو جلدی سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہونے کو تیار ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انسانی معاشرے کی اصلاح وتربیت کے لیے جو ٹیم تیار کرنا تھی، اسے ہر قسم کی صفات سے متصف کرنا لازمی تھا تاکہ وہ حقیقی معنوں میں آپ ﷺ کے تربیت یافتہ ہونے کا حق ادا کرسکیں۔ اس لیے ان کی ذہنی کارکردگی کو فعال کرنے کے لیے آپ ﷺ نے اکثر مواقع پر بظاہر مختصر لیکن مفہوم کے اعتبار سے زرخیز الفاظ استعمال فرمائے۔ فرمایا:

المرء مع من احب (11)

"آدمی کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا، جس سے وہ محبت رکھتا ہے"۔

یہ بظاہر ایک مختصر جملہ ہے جس کی مراد واضح ہے، لیکن درحقیقت اس میں انسانی نفسیات کو بڑے لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ ثبوتِ محبت کے لیے اطاعت درکار ہے، محبت ہر حال میں اطاعت کا درس دیتی ہے۔ آپ جس سے محبت کرتے ہیں، اُسی جیسا بننا چاہتے ہیں اور اس خواہش میں اُسی کے جیسے اعمال وافعال بجالاتے ہیں۔ کامل محبت جس کا اعتبار کیا

جاسکتا ہے، وہی ہے جو اتباع موافقت اور علمی و عملی یگانگت تک پہنچا دے لیکن محض مخلصانہ عقیدت و محبت بھی معیت یکجائی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ حدیث کا ظاہری مفہوم عمومیت پر دلالت کرتا ہے کہ جو شخص کسی سے محبت رکھتا ہے، اس کا حشر اسی کے ساتھ ہو گا۔[12]

ایک عام کلیہ ہے کہ مختصر اور فقرے بہت پر اثر ثابت ہوتے ہیں۔ انہیں سمجھنا اور ان پر عمل کرنا آسان ہوتا ہے، کیوں کہ یہ آپ کے اندر عمل کی تحریک کو اُبھارنے پر قادر ہوتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا ایک اور مختصر بیان ہے:

انما الاعمال بالنیات ([13])

"اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے"۔

یعنی ہم جو عمل کرتے ہیں اس کے پس منظر میں جو ارادہ یا مقصد ہوتا ہے، وہ نیت کہلاتا ہے اور اسی کے مطابق اللہ رب العزت کی طرف سے اجر ملتا ہے۔ نیت نیک ہو اور عمل بھی خیر ہو، اچھا ہو تو وہ اللہ کی بارگاہ میں قبولیت پاتا ہے۔

الفاظ کے انسان پر اثرات کے حوالے سے جاپانی سائنسدان اور ماہر آبیات ڈاکٹر مسارو اماتو نے اپنی طویل تحقیق کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ پانی آوازوں کی تھرتھراہٹ کے مطابق ردعمل دیتا ہے۔ یہ تحقیق ڈاکٹر ماتو نے کئی سالوں تک پانی کے بلوریں دائرے جو کہ بہترین تصویر کشی اور انسانی جذبات کی پیمائش کرنے والے آلے کے ذریعے اخذ کئے گئے تھے، کے مطالعہ کے بعد پیش کی۔ ڈاکٹر اماتو کی تحقیق کے مطابق پانی کے قریب محبت اور شکر گزاری کے الفاظ بولے جانے سے پانی کے بلوریں دائرے خوبصورت شکلیں اختیار کر لیتے تھے، جبکہ پانی کے ایک ایسے ہی نمونے کے قریب جب بُرے الفاظ استعمال کئے گئے تو بلوریں دائرے ٹوٹ کر بکھر گئے۔ ڈاکٹر اماتو نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ پانی یادداشت رکھتا ہے اور اس کے اثرات انسان، پودوں، درختوں سب پر ہوتے ہیں۔ یہ انسانی شعور پر گہرا اثر ڈالتا ہے کیونکہ انسانی جسم میں ستر فیصد پانی ہوتا ہے، چنانچہ جو الفاظ ہم سنتے ہیں، وہ ہمارے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتے ہیں، کیونکہ ہمارے جسم میں موجود پانی ان الفاظ کے اثر کے مطابق ردعمل دیتا ہے۔([14])

الفاظ کی کمی بیشی، طوالت و اختصار، ان میں پنہاں مفہوم یہ سب انسانی جسم اور اس کے افعال کو متاثر کرتا ہے۔ الفاظ میں چھپی اسی سائنس کی وجہ سے اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو فصیح اللسان بنایا۔ آپ ﷺ کے کلام کی

جامعیت، فصاحت اور تاثیر کے پیش نظر حضرت عمرؓ ایک بار کہنے لگے۔ اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے کہ آپ ﷺ فصاحت میں ہم سب سے بالا تر ہیں، حالانکہ آپ ﷺ کبھی ہم سے الگ نہیں ہوئے (یعنی زبان سیکھنے کہیں تشریف نہیں لے گئے) فرمایا:

كانت لغت اسماعيل، قددرستفجاء نى بها جبريل فحفظنيها (15)

"میری زبان اسمٰعیلؑ کی زبان ہے جسے میں نے خاص طور سے سیکھا ہے اسے جبریل مجھ تک لائے اور میرے ذہن نشین کر دی"۔

آپ ﷺ کے ارشادات بلحاظ الفاظ، بلحاظ اسلوب، بلحاظ روح بالعموم پہچانے جاتے ہیں۔ احادیث اور سیرت کے ریکارڈ میں حضور اکرم ﷺ کے جو اجزائے کلام ہیں، وہ موتیوں کی سی لمعانی رکھتے ہیں۔ تھوڑے الفاظ، ان کا خوش آئند گٹھاؤ، ان میں پنہاں معنوی گہرائی، دل پر اثر کرنے والی روح اخلاص کلام نبوی کے امتیازات میں سے ہے۔ (16)

ڈاکٹر اینڈریو برگ جو کہ تھامس جیفرسن یونیورسٹی امریکا کے میڈیکل سکول میں دماغی امراض کے ماہر سائنسدان ہیں، نے ماہر ابلاغیات مارک رابرٹ کے اشتراک سے ایک کتاب تحریر کی ہے، جس میں وہ جامع اور مختصر کلمات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مختصر الفاظ میں وہ طاقت ہوتی ہے جو جینیاتی تاثرات کو متاثر کرتی ہے اور انسانی جسمانی اور جذباتی دونوں طرح سے انکا اثر قبول کرتا ہے، مختصر الفاظ میں پنہاں مفہوم، انسانی ذہن جلدی قبول کر لیتا ہے اور اس پر عمل کرنے کے راستے تلاش کرنے میں سرگرداں ہو جاتا ہے۔ اس لیے وہ استاد، رہنما، تحریک دینے والے مقررین زیادہ کامیاب رہتے ہیں جو مختصر اور بامقصد گفتگو کرنے والے ہوں۔ طویل گفتگو لوگوں کی ذہنی صلاحیتوں کو متحرک کرنے میں ناکام ٹھہرتی ہے، کیوں کہ طوالت کی وجہ سے اس میں دلچسپی کا عنصر کم ہو جاتا ہے۔ (17)

عمر بن عبسہ نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے مکالمہ کیا، آپ ﷺ نے ان کے ہر سال کا مختصر اور جامع جواب دیا، یوں کہ کم سے کم الفاظ میں اسلام کی زیادہ سے زیادہ تعلیمات اور احکامات بیان فرما دیئے۔ مکالمہ ملاحظہ ہو:

- اس (دعوت و تحریک کے) کام میں ابتداءً کون کون آپ ﷺ کے ساتھ تھا؟

  ایک مرد آزاد (مراد حضرت ابو بکرؓ) ایک غلام (مراد زید بن حارثہؓ)

- اسلام کی (اخلاقی حقیقت) کیا ہے؟

پاکیزہ گفتار اور (بھوکوں کو) کھانا کھلانا۔

- ایمان (کا جوہر) کیا ہے؟

صبر اور سخاوت

- کیسا اسلام افضل (معیار) ہے؟

اس شخص کا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

- کیسا ایمان افضل ہے؟

جس کے ساتھ پسندیدہ اخلاق پایا جائے۔

- کیسی نماز افضل ہے؟

جس میں دیر تک عاجزی سے قیام کیا جائے۔

- کیسی ہجرت افضل ہے؟

تمان چیزوں سے کنارہ کش ہو جاؤ جو تمہارے پروردگار کو ناپسند ہیں۔

- کیسا جہاد افضل ہے؟

اس شخص کا جس کا گھوڑا بھی مارا جائے اور وہ خود بھی شہید ہو۔

- کون سی گھڑی (عبادت کے لیے) سب سے بڑھ کر ہے؟

رات کا پچھلا پہر۔[18]

ایک بار دریافت کیا گیا کہ انسانوں کو دوزخ تک پہنچانے کے موجبات زیادہ تر کیا ہیں؟

الفاظ میں فرمایا:

الفم والفرج[19]

یعنی دہن اور شرم گاہ۔

دہن سے اشارہ فرمایا کلام اور بعام کی طرف (کلام کا فاسد ہونا، بلاوجہ اور بلا ضرورت، گفتگو کرنا، روزی ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ ہونا) اور شرمگاہ سے اشارہ مقصود ہے جنسی داعیات کی طرف (جنسی جذبات کا بے راہ رو ہونا انسانوں کی

عاقبت کو سب سے زیادہ برباد کرنے والا فعل ہے)۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں بیشتر جھگڑے، تصادم، ناانصافیاں اور ظلم ان ہی دو اعضاء کی خرابی کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ دو الفاظ میں آپ ﷺ نے معاشرتی بے راہ روی، ظلم، فساد اور بدامنی کی وجوہات بھی بیان فرمادیں اور ان ہی دو الفاظ میں ان کا حل بھی بتادیا۔

الفاظ جس قدر کم لیکن با معنی ہوں، ان کے سُننے سے ذہن کا ردِ عمل دینے والا حصہ اُسی قدر جلد متحرک ہوتا ہے اور ایسے الفاظ کو انسانی لاشعور جلدی قبول کر کے محفوظ کرلیتا ہے۔ مختصر الفاظ میں چھپے مفہوم کو انسانی دماغ بہت کم وقت میں ڈی کوڈ کرلیتا ہے اور یادداشت میں ان الفاظ کو لمبے عرصے کے لیے ذخیرہ کرلیتا ہے۔(20)

نبی اکرم ﷺ نے مختلف حکمرانوں کو جو دعوتی خطوط لکھے وہ بھی مختصر اور پر اثر کلام کی ایک عظیم الشان مثال ہیں۔ آپ ﷺ کے خطوط میں طوالتِ بیان، عبارت آرائی، تکلف و تصنع اور لفظ و بیان کی نمائش کی بجائے سادگی، حقیقت پسندی اور اختصار کا طرز نمایاں ہے۔ خطوط نویسی کا اصل جوہر ان کی سادگی ہے۔ مکتوب نگاری کی سب سے بڑی خوبی یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس میں ایجاز واختصار ہو، لطافت ہو، عمومیت اور تنوع ہو۔(21)

مکتوبات نبوی میں لطافت ہے جملے عموماً چھوٹے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہو۔ مثلاً ہر قل کو لکھے گئے خط میں موجود دو الفاظ "أتسلم تسلم"(22) اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گے۔ اس مختصر جملے میں رعب، تہدید، امید، ترغیب، بشارت سب کچھ موجود ہے۔

ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ مختصر، با معنی، بامقصد الفاظ انسانی جسم اور ذہن کو تھکاوٹ اور بوجھل پن سے محفوظ رکھتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ مؤثر اور مختصر گفتگو سننے سے انسان ہشاش بشاش، چاک و چوبند اور تروتازہ ہو جاتا ہے اور خود کو عمل کرنے پر تیار پاتا ہے۔(23)

حضرت علیؓ نے ایک بار سوال کیا کہ آپ ﷺ اپنے مسلک کی وضاحت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے جس فصیح اور جامع انداز میں جواب دیا اور اس جواب میں جس طرح اپنے طرزِ فکر، کردار اور روحانیت کی تصویر کھینچ دی، وہ بجائے خود انسانی کلام کی تاریخ میں ایک اعجاز ہے۔

العرفة راس مالی، والعقل اصل دینی، والحب اساسی، والشوق مرکبی، وذکر الله انیسی، والثقة کنزی، والحزن رفیقی، والعلم سلاحی، والصبر ردائی، والرضاء غنیمتی والعجز

فخری، والزهد حرفتی، والیقین قوتی، والصدق شفیعی، والطاعة حسبی، والجهاد خلقی و قرة عینی فی الصلوة۔(24)

"عرفان میرا سرمایہ ہے، عقل میرے دین کی اصل ہے، محبت میری بنیاد ہے، شوق میری سواری ہے، ذکرِ الٰہی میرا مونس ہے، اعتماد میرا خزانہ ہے، حزن میرا رفیق ہے، علم میرا ہتھیار ہے، صبر میرا لباس ہے، خدا کی رضا میری غنیمت ہے، عاجزی میرا اعزاز ہے، زہد میرا پیشہ ہے، یقین میری غذا ہے، صدق میری سفارش ہے طاعت میرا اندوختہ ہے، جہاد میرا کردار ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔"

سنجیدہ، بامعنی، مختصر اور پر اثر کلام کے لیے آپ ﷺ کو اللہ نے جو امتیاز عطا کیا، وہ آپ ﷺ کے خصائص میں سے ہے، کیوں کہ یہ کوئی عام اعزاز نہیں ہے، یہ لوگوں کے قلوب واذہان کو مسخر کرنے کی ایک خاص تکنیک ہے، جو آپ ﷺ کو عطا فرمائی گئی۔ ماہرین نفسیات کے مطابق ہر شخص نہ اس طرزِ گفتگو کو اختیار کر سکتا ہے اور نہ ہی اس میں اس قدر مہارت کا حامل ہو سکتا ہے کہ مدمقابل کی نفسیات اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر کم سے کم الفاظ میں اس کے ذہن تک رسائی حاصل کر سکے۔ دورِ جدید میں مؤثر اور دیرپا اثرات ایسے کلام کے ہی ہو سکتے ہیں جو انسانی دماغ تک جتنی جلدی رسائی حاصل کرتا ہے۔(25)

خلاصہ کلام

اللہ رب العزت نے انسانی دماغ میں یہ صلاحیت رکھی ہے کہ وہ طویل گفتگو کی نسبت مختصر اور بامعنی کلمات کی طرف جلد اور فوری متوجہ ہوتا ہے۔ جدید سائنس اور نفسیات نے بھی اس حقیقت کی تائید و تصدیق کی ہے کہ مختصر الفاظ میں پنہاں مفہوم ذہن نہ صرف جلد سمجھ لیتا ہے بلکہ اس پر عمل کرنے کی منصوبہ بندی بھی شروع کر دیتا ہے۔ انسانی ذہن کی اس صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تخلیق کنندہ نے اپنے رسول ﷺ کو جوامع الکلم کا اعزاز عطا فرمایا، آپ ﷺ کے مختصر الفاظ میں وسیع اور گہرائی و گیرائی پر مبنی مفاہیم پنہاں ہیں، جن کے ذریعے آپ ﷺ نے ہر سطح کے انسانی ذہن تک رسائی حاصل فرمائی اور مخلوق تک خدا کا پیغام پہنچانے کا فریضہ ادا کیا۔

حوالہ جات و حواشی

[1]۔ بنی اسرائیل 53:17

[2]۔ بنی اسرائیل 28:17

[3]۔ الزمر 18:39

[4]۔ آل عمران 159:3

[5]۔ ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمري القرطبی، أدب المجالسة وحمد اللسان وفضل البیان وذم العي و تعلیم الإعراب، المحقق: سمیر حلبی، دار الصحابة للتراث، طنطا، 1989ء، ص: 42

[6]۔ الاحزاب 19:33

[7]۔ بغوی، حسین بن مسعود، شرح السنہ، باب حسن الخلق، رقم الحدیث: 3494، المکتب الاسلامی، بیروت، 1983ء؛ طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، باب من أسمہ احمد، رقم الحدیث: 72، دار الحرمین، قاہرہ، 1995ء

[8]۔ بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، کتاب طہار والیسر، باب فضل قول اللہ، رقم الحدیث: 2815، دار السلام، ریاض، 2002ء

[9]۔ ڈاکٹر طاہر القادری، خصائص مصطفی ﷺ، منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2003ء، ص: 145

[10]- See: Melissa Fletcher, Words are Powerful, www.arguleader.com, CST Jan 10, 2021, retrieved on 25-09-21

[11]۔ قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب المرء مع من احب، رقم الحدیث: 2033، دار السلام، ریاض، 2003ء

[12]۔ ملا علی قاری، علی بن سلطان محمد القاری، مرقاة المصابیح، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س۔ن، 225/4

[13]۔ بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، باب بدء الوحی، رقم الحدیث: 01، دار السلام، ریاض، 2002ء

[14]- See: The Science behind Power of Words, http://dailytimes.com.pk, retrieved on 26-09-21

[15]۔ قسطلانی، احمد بن محمد، المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، باب الفصل اول فی کمال۔۔۔الخ، المکتب الاسلامی، بیروت، 1996ء، 22/2

16۔ نعیم صدیقی، محسن انسانیت، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، 2002ء، ص:76

17- See: Dr. Andrew Newberg, Marh Robart Waldman, Words can Change your Brain, Avery, America, 2012, PP. 45-46

18۔ محمد بن اسحق بن ابراہیم، مسند السراج، باب عمر بن عسبہ، رقم الحدیث:1519، ادارہ العلوم الاثریہ، پاکستان، 2002ء

19۔ ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، رقم الحدیث:2135، دارالسلام، ریاض، 2003ء

20- See: Klara Marton, Richard G. Schwartz, Effect of Sentence Length Complexity on working Memory Performance, www.ncbi.nlm.nih.gov, retrieved on 26-09-2021

21۔ سید محبوب رضوی، مکتوبات نبوی، یونائیٹڈ آرٹ پرنٹرز، لاہور، 1985ء، ص:44

22۔ بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، کتاب بدءالوحی، باب ابوسفیان وہرقل، رقم الحدیث:07، دارالسلام، ریاض، 2002ء

23- See: Hockenbury, D. and Hockewbury, S.E Discovering Psychology, Worth Publishers, New York, 2007, P. 56

24۔ قاضی عیاض، عیاض بن موسی، الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، (مترجم) مفتی غلام معین الدین، مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور، س۔ن، 214/2

25- Ernest J. Mcburney, James H: Wrage, Guide to Good Speech, Prentice Hall Press, New York, 1965, P. 75